ربیع الاول کی مناسبت سے:

مولانا حذیفہ غلام وستانویؒ
جامعہ اسلامیہ اشاعۃ العلوم ٹندوربار انڈیا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہر طبقہ بشری کیلئے بہترین نمونہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ مسلمان ہی نہیں ساری انسانیت کے ہر طبقہ کیلئے بہترین نمونہ ہے اسی لئے قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اے لوگوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے "لکم" اور "اسوۃ" دونوں میں عموم ہے یعنی تم سب کے لئے چاہئے تمہارا تعلق انسانیت کے کسی بھی طبقہ سے کیوں نہ ہو چاہے امیر ہو یا غریب معلم ہو یا متعلم نوجوان ہو یا بوڑھا بچہ ہو یا ادھیڑ عمر شوہر ہو یا باپ فاتح ہو یا مفتوح غالب یا مغلوب بادشاہ ہو یا رعایۃ امام ہو یا مقتدی، واعظ ہو یا یتیم۔ بہر حال حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہر ایک کے لئے ایسا نمونہ ہے کہ جس پر چل کر اللہ کی خوشنودی حاصل ہوسکتی اور انسان دارین کی کامیابیوں سے ہم کنار ہوسکتا ہے۔ جب تک امت نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا آئیڈیل بنائے رکھا، امت کامیابی وکامرانی کی عزت ووجاہت کی منزل کو طے کرتی گئی اور جہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے اعراض کیا پستی اور تنزلی کی طرف آنے لگی اگر کوئی کہے کہ مسلمان تعلیم اور ٹیکنالوجی نہ حاصل کرنے کی وجہ سے یا مال دولت کی کمی کی وجہ سے قیادت وسیادت سے ہاتھ کھو بیٹھا تو یہ اس کی حماقت اور بے وقوفی ہے اس لئے کہ جن مسلم ممالک نے تعلیم وٹیکنالوجی حاصل کی وہ بھی آج تک ترقی کو نہیں پہونچ سکے، کیا آپ نے ترکی اور ایران، ملیشیا، ترکستان، پاکستان، لیبیا، شام کو نہیں دیکھا کیا انہوں نے ٹیکنالوجی حاصل کر کے دنیا میں اپنا مقام نہیں بنایا، کیا روشن خیالی اور مغربیت کے نعرے نے ترکی کو کسی بھی میدان میں عزت سے ہم کنار کیا؟ اللہ امت کی کمال اتاترک جیسے لوگوں سے حفاظت فرمائے اور کسی بھی اسلامی ملک کو گمراہ رہبروں سے دوچار نہ کرے جو سنت نبویؐ کے خلاف کھلے عام بغاوت کا اعلان کرے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف ارشاد فرمادیا: لایصلح آخر هذه الامة الا بما صلح به اولـه او كما قال صلى الله عليه وسلم یعنی اس امت کے آخری دور کے افراد کی فلاح وصلاح اسی چیز سے ہوسکتی ہے جس سے پہلے لوگوں کی ہوئی اور آپ جانتے ہیں کہ صحابہ اور ہمارے اسلاف کو کامیابی سنت نبوی پر چل کر ہی ملی کیا ان صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے پاس کوئی ٹیکنالوجی تھی؟ نہیں نہیں! وہ بیچارے اس زمانے کے صحیح ہتھیاروں سے بھی عاری تھے، مگر سنت پر چل کر ان کی دوسو کی جماعت بھی ہزار کو، دس ہزار کی جماعت

اس زمانہ کی سپر پاور قیصر و کسریٰ کی مسلح فوجوں کو بھی شکست و ہزیمت سے دوچار کر دیتی تھی۔ ذرا ہمارے صحابہ اور اسلاف کی تاریخ کی ورق گردانی کر کے دیکھو تو معلوم ہو جائے گا کہ ان کی کامیابی کا راز سنت نبوی کے علاوہ اور اسوۂ نبوی علی صاحبہا الف الف تحیۃ و سلام کے علاوہ کوئی چیز نہیں؟ لہٰذا ہم یہاں پر صرف ہر طبقہ کے افراد کے لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مراحل کی نشاندہی کرنا چاہیں گے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا کون حصہ کس طبقہ بشری کے لئے مشعل راہ ہے۔ تو آئیے میرے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو مرحلہ وار معلوم کر کے آج ہی اس پر عمل پیرا ہونے کا پختہ عزم کریں۔ اللہ رب العزت ہم مسلمانوں کو تمام گمراہ لوگوں کی پیروی سے نکال کر نبی آخر الزماں علی صاحبہا الف الف تحیۃ وسلام کی اتباع کرنے کی حتی الامکان توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

<u>میرے نبی کی زندگی کا نقشہ</u> (۱) اے مسلمان اگر صاحب ثروت اور مالدار ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ جس میں آپ نے بعثت سے پہلے حجاز اور شام کے درمیان تجارت کی اور اسی طرح ان ایام کا بھی مطالعہ کر جس میں آپ بحرین کے خزانہ کے مالک بن گئے۔ اسی لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارت میں نہ کسی کو دھوکہ دیا، نہ کسی سے جھوٹ کلام کیا اور حرام کمائی کے قریب بھی گئے اور نہ کبھی وعدہ شکنی کی اور نہ کبھی شریک کے ساتھ خیانت کی گویا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہر مسلمان تاجر اور مالدار کے لیے قابلِ تقلید ہے۔

(۲) اور اگر اے مسلمان تو تہی دست و تہی دامن ہے تو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ان ایام کا مطالعہ کر جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم شعب ابی طالب میں محصور کر دیئے گئے تھے اور ان ایام کا بھی مطالعہ کریں جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ آ کر گذارے۔ ایسے سخت حالات آئے کہ کبھی فاقہ کی نوبت تک آجاتی مگر پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے سامنے ہاتھ دراز نہ فرماتے تھے بلکہ صبر و تحمل سے کام لیے تھے، لہٰذا غریبوں کے لئے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی قابل تقلید ہے۔

(۳) اور اگر اے مسلمان تو بادشاہ ہے نبی کریم صلی اللہ کی زندگی کے ان ایام کا مطالعہ کر جس میں آپ پورے جزیرۃ العرب پر قابض ہو گئے مگر آپ نے کبھی بھی کسی پر ظلم نہیں کیا، نہ کسی سے مال ظلماً لیا اور نہ کسی کو ظلماً قتل کیا، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے شمار اپنے جانی دشمنوں کو معاف کر دیا، صرف معاف ہی نہیں کیا ان کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کیا۔

(۴) اور اے مسلمان اگر تو کسی ملک میں رعایہ کی حیثیت سے آباد ہے تو مطالعہ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ایام کا جس کو آپ نے مکہ میں گذارے نہ کبھی چوری ڈکیتی کی، نہ کسی کو ستایا، بلکہ ظالموں کے ظلم پر صبر کرتے رہے اور یتیموں مسکینوں اور ضعیفوں کی نصرت کرتے رہے۔ اسی لئے تو حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا تھا: واللہ لا یخذیک اللہ ابدا۔ اللہ آپ کو کبھی بھی رسوا نہ کرے گا۔ کیوں کہ آپ مہمان کی مہمان نوازی کرتے ہیں، یتیم و

غریبوں کی مدد کرتے ہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بعثت سے پہلے بھی لوگ الصادق الامین کہتے تھے معلوم ہو رعایہ کے لئے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم قابل تقلید ہیں۔

(۵) اور مسلمان اگر کوفاتح ہے تو مطالعہ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ایام کا جب آپ نے مکہ کو فتح کیا اور جانی دوشمنوں کے بارے میں بھی اعلان کر دیا: لاتثریب علیکم الیوم ۔ اے اہل مکہ آج تم پہ کوئی زیادتی نہ ہوگی۔ معلوم ہوا فاتح کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نمونہ ہے، نہ کہ امیریکہ اور روس، نہ برطانیہ۔

(۶) اور اے مسلمان اگر تو شکست خوردہ (اللہ تیرے لئے کبھی بھی شکست مقدر نہ کرے)، تب بھی مطالعہ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ان ایام کا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم احد میں ابتداء شکست سے دوچار ہوئے مگر کوئی آہ واویلا نہ کیا۔

(۷) اے مسلمان اگر تو معلم اور استاد ہے تب بھی حضور کی زندگی ان ایام کا مطالعہ کر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں بیت ارقم ابن ارقمہ میں اور مدینہ آنے کے بعد مسجد نبوی اور صفہ میں صحابہ کو دین سکھاتے تھے کتنا عمدہ اسلوب تھا نبی کی تعلیم دینے کا کہ ایک بات کو تین مرتبہ دہراتے تھے تاکہ ہر ایک سمجھ میں آجائے سوال کرنے والے کے سوال کا مقتضی حال کے مطابق جواب دیتے تھے۔ نہ خفا ہوتے تھے اور نہ ناراض ہوتے تھے۔

(۹) اور اے مسلمان اگر تو طالب علم ہے تو مطالعہ کر ان ایام کا جب کے وحی لے کر جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آتے تو آپ پوری توجہ اور رغبت کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہو جاتے نہ کبھی ان کی گستاخی کرتے اور نہ ان کے سامنے بے ادبی سے کام لیتے بلکہ تواضع اور انکساری کے ساتھ کام لیتے تھے۔

(۱۰) اور اے مسلمان اگر تو واعظ ہے تو مطالعہ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ان کے ایام کا جب مدینہ میں صحابہ کو کبھی درخت کے پاس کھڑے ہو کر، کبھی مسجد کے منبر پر بیٹھ کر فصیح و بلیغ الفاظ میں وعظ دیتے نہ بہت طویل وعظ دیتے اور نہ بہت قصیر، بلکہ درمیانہ روی اختیار کرتے اور احوال کو دیکھ کر وعظ دیتے، یہاں تک کہ مجلس ایسی متاثر ہوتی کہ رونے لگتی۔

(۱۱) اور اگر اے مسلمان تو یتیم ہے تو مطالعہ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن کا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین بچپن میں رحلت فرما چکے تھے۔ پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ سلم نے کتنا عمدہ بسر کیا۔

(۱۲) اور اگر تو صغیر السن ہے تو مطالعہ کر ان ایام زندگی کا جن کو آپ نے حلیمہ سعدیہ کے گھر پر گزارے کہ اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ چراگاہ جاتے تھے اور کبھی آوارہ اور اوباش لڑکوں کے ساتھ وقت نہیں گزارتے تھے۔

(۱۳) اگر تو جوان ہے تو مطالعہ کر آپ ان ایام شباب کا جسکو آپ ﷺ نے مکہ والوں کی بکریاں چرا کر گذارے، نہ کبھی کسی گانے کی محفل میں گئے اور نہ کبھی کسی بری حرکت کا ارتکاب کیا، بلکہ شریف اور صادق وامین (بقیہ صفحہ ۴۳ پر